بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھ سے دیکھا نہ گیا حسن کا رسوا ہونا

تحفۂ اذان ومؤذنین

مع مسائل اذان واقامت

مؤلف

مولانا عبد الرّحیم صاحب فلاحی

استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

برموقع: تربیتی کیمپ برائے معلمین ومؤذنین

پہلی بار: **بمقام:** مدرسہ انوار العلوم جلگاؤں مہرون

بتاریخ ۳/۴/مئی ۲۰۱۲ء بروز جمعرات وجمعہ

دوسری بار: **بمقام: جامعہ اکل کوا**

ناشر

مکتبہ السلام

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، نندوربار

منظروپس منظر:

ہر وہ شخص جو مسلم معاشرے سے وابستہ ہے بل کہ جس مسلم محلہ میں رہنے یا اس کا پڑوسی بننے کا شرف حاصل ہے، ایسا ہر شخص بوڑھا ہو یا جوان بچہ ہو یا بڑا، سب اذان سے مانوس ہوتے ہیں بل کہ بہت سے علاقوں میں نوکری اور سروس پر جانے اور لوٹنے کے لیے معیار ہی اذان کو قرار دیتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ برادران وطن اسے صبح وشام کی اذان سے تعبیر کرتے ہیں اور جس کا مسلم گھرانے سے تعلق ہے ان کی خوش بختی ہی اسی میں ہے کہ اذان سے انسیت رکھیں اذان پڑھنے والوں سے محبت کا معاملہ کریں اور اذان کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کریں بل کہ کسی مسلمان بچہ کی مسلمانی اس وقت تک معتبر نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی پیدائش کے بعد اول مرحلے میں ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت نہ کہی جائے۔

اسی طریقہ سے اذان ہر پنج وقتہ نماز کے لیے الارم بھی ہے، اذان ایک اہم ترین عبادت ہے اسلام کا شعار ہے یہ جہاں مسلمانوں کے لیے دعوت نماز ہے تو برادران وطن کے لیے دعوت اسلام بھی اور دین کا برملا اظہار واعلان اور شان وشوکت کا ذریعہ بھی اس اہم عبادت کو بجالانے والے (مؤذن) کا مقام ومرتبہ بروز قیامت ممتاز بھی ہوگا اور منفرد بھی۔

ان تمام عظمتوں اور رفعتوں کے باوجود بڑے دکھ کے ساتھ یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ ہمارے معاشرہ میں مسلمانوں کی اکثریت اذان کی اہمیت وعظمت فضائل ومسائل سے ناواقفیت کی بنا پر اذان کو عبادت نہیں سمجھتے، مؤذن کو اللہ کا منادی نہیں جانتے بل کہ مؤذن کے ساتھ ایک جاروب کش، بھنگی جیسا معاملہ کیا کیا جاتا ہے، ہم اذان کے سلسلہ میں اس ابتری تک پہنچے ہوئے ہیں جس کو محسوس کر کے خون کے

آنسوں رونے کو جی چاہتا ہے، کیوں کہ:

(۱) ہمارا حال یہ ہے کہ اذان کا وقت ہو جاتا ہے مگر بھری مسجد میں صحیح انداز میں کہنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

(۲) اکثر مساجد میں اذان کے لیے افراد تو متعین ہیں لیکن ان کے انتخاب میں کلمات کے حسن اداء کے بجائے، مؤذن صفائی کتنی اچھی کرے گا اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(۳) اذان کے دوران مکمل خاموشی اختیار کرنے کے بجائے لوگوں کی گپ شپ واہی تباہی اور فضول گفتگو جاری رہتی ہے۔

(۴) اذان کا جواب دینے والے مسلمان معاشرہ میں خال خال ہی پائے جاتے ہیں۔

(۵) اذان کے اختتام پر عملی جواب دیتے ہوئے ہمارے قدم مسجد کی طرف اٹھنے کے بجائے اپنے کاروبار وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں۔

(۶) پہلے لوگ کلمات اذان سن کر گانا، ریڈیو، ٹی وی بند کر کے اذان کی تعظیم کرتے تھے، مگر اب عموماً اذان کے دوران ٹی وی، سی ڈی آن (on) کر کے ڈرامے چلتے ہیں ناچ گانے اور کھیل کود کے منظر سے اسلام کے نام لیوا محظوظ ہوتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں شعار اسلام کو پامال کرتے ہیں اس زبوں حالی اور ابتری، اذان ومؤذن کی توہین کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ع

مجھ سے دیکھا نہ گیا حسن کا رسوا ہونا

جامعہ اکل کوا کے بانی ورئیس حضرت وستانوی دامت برکاتہم کی وسیع نظر نے اس عظیم شعار سے ملت اسلامیہ کے اعراض کا احساس کرتے ہوئے پانچویں وچھٹے کل ہند مسابقة القرآن الكريم کے موقع پر پورے ہندوستان کی ۲۴ رریاستوں میں اذان کی فرع کے ذریعہ اس کی اہمیت اور ضرورت کی طرف امت

کو متوجہ کیا اور الحمدللہ یہ فکر نتیجہ خیز ثابت ہو کر امت میں اس سنت کی عظمت پیدا ہوئی چناں چہ پچھلے دنوں مالیگاؤں کے عالم دین عبد الحکیم ملی اور عبد الحلیم صدیقی صاحبان حضرت رئیس الجامعہ کی خدمت میں پہنچے اپنے درد جگر کو بیان کیا کہ ہم تصحیح اذان کا ایک تدریبی پروگرام احاطۂ جامعہ میں منعقد کرنا چاہتے ہیں حضرت نے بسر وچشم اس کا استقبال کیا اور فوراً تاریخ کا تعین کر کے اس موقع پر اذان ومؤذنین کے سلسلہ میں کچھ ہدایات مرتب کرنے کا بھی حکم فرمایا چناں چہ زیر نظر مضمون حضرت مدظلہٗ کی اسی فکر کا عکاس ہے۔

اس جذبہ کے ساتھ کہ مسلمانوں کے دل میں اذان کی عظمت پیدا ہو اور وہ تلفظ کی صحت کے ساتھ رضاء الٰہی کے جذبہ سے اذان دینا شروع کر دیں، اسی طرح ہر مسلمان سنت کے مطابق اذان جواب دینے والا بن جائے، ہر مسجد کا مؤذن کلمات اذان کے صحیح تلفظ صحیح معنی جان کر ضروری مسائل سے واقف ہو جائے، امید ہے کہ آج کے اس دور انحطاط میں یہ اوراق منتشرہ کچھ نہ کچھ درد کا درماں بن سکیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔

اھمیت اذان:

(۱) اذان کے لغوی معنی:... خبردار کرنا۔

(۲) اذان کا شرعی مفہوم:... پانچوں نمازوں کے اوقات کا الفاظ مخصوصہ کے ساتھ اعلان کرنا۔

(۳) اذان کا حکم:... اذان سنت مؤکدہ ہے، لیکن چوں کہ اس سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی بہت سخت تاکید ہے۔

(۴)... اذان شعبہائے نبوت میں سے ایک شعبہ ہے کیوں کہ اس میں ایک عظیم الشا

ن عبادت کی ترغیب ہے۔

(۵)...اذان متعدی ہے اس لئے کہ نمازی کو جہاں ترغیب ہوتی ہے وہاں بے نماز ی کو بھی تحریک ہوتی ہے۔

(۶)...اذان اعلاء کلمۂ حق ہے اس میں خوشنودی باریٔ تعالیٰ ہے۔

(۷)...اذان میں شیطان کی سوزش بھی خوب ہے ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو ہوا خارج کرتے ہوئے مقام اذان تک بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

(۸)...اذان شعار دین میں سے ہے اگر کسی آبادی کے لوگ اسے ترک کردیں تو ان سے قتال وجہاد کا شریعت حکم دیتی ہے۔

(۹)...اذان درحقیقت دعوت اسلام کا سیدھا سادہ آسان طریقہ ہے ہر روز اذان کے ذریعہ دنیا کے گوشے گوشے میں تمام مذاہب کے رہنماؤں تک اپنے مذہب کے بنیادی اصول بڑی خوش اسلوبی سے پہونچا کر راہ نجات سے آگاہ کرتے ہیں۔

(۱۰)...اذان اسلام کے ایسے امتیازات میں سے ہے، کہ اس کی خوب صورتی کا انداز ہ تقابل سے ہوتا ہے، عبادات کے لئے اعلانِ دعوت کا ایسا طریقہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں، اس کی عمدہ گی یہ ہے کہ وسیلۂ عبادت نہیں بل کہ بجائے خود بھی عبادت ہے

۔

جامعیت کلمات اذان مع معانیٔ کلمات:

☆...اذان دین اسلام کا ایک خاص نشان امتیاز ہے جس کے کلمات جامع بھی ہیں اور پرکشش بھی۔

☆...کلمات اذان؛ دین اسلام کے تین بنیادی اصولوں پر مشتمل ہیں:

(۱) توحید۔ (۲) رسالت۔ (۳) آخرت۔

اللہ اکبر... اللہ اکبر... اللہ اکبر... اللہ اکبر

اذان کے ان پہلے چار کلمات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی اور شان عالی کا بیان ہے۔

☆... پھر دو کلمات اشہد ان لاالہ اللہ... اشہد ان لا الہ اللہ

میں اثبات توحید اور نفی شرک ہے۔

☆... پھر دو کلمات اشہد ان محمد رسول اللہ... اشہد ان محمد رسول اللہ

میں اثبات رسالت ہے۔

گویا ان آٹھ کلمات میں اس بات کا اعلان ہے کہ اللہ کی معرفت اور عبادت کا طریقہ ہمیں اس کے رسول برحق کے ذریعہ معلوم ہوا۔

☆... پھر دو کلمات حی الصلوۃ... حی الصلوۃ

کے ذریعہ اسی معرفتِ الٰہی یعنی افضل ترین عبادت، نماز کی طرف دعوت ہے۔

☆... پھر دو کلمات حی الفلاح... حی الفلاح

کے ذریعہ فلاح دائمی کی طرف دعوت دی جاتی ہے، جس سے آخرت کی طرف اشارہ ہے، کہ اگر بقاء دائمی اور ہمشہ کی کامیابی چاہتے ہو تو مالک حقیقی کی بندگی اور اطاعت میں لگے رہو۔

☆... پھر آخر میں دو کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر... لا الہ الا اللہ

کہہ کر اللہ کی عظمت اور کبریائی اور توحید کا اثبات نفی شرک کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

الغرض اذان ایک نہایت ہی جامع اور مختصر کلام ہے، جس میں عقائد واعمال کو بذریعہ تکبیر وشہادتین، دعوتِ صلاہ وفلاح جمع کر دیا گیا ہے، جب مؤذن کی اذان کے ذریعہ سو فیصد دل میں یہ بیٹھ جائے کہ اعمال بغیر ایمان کے معتبر نہیں، دنیا

فانی ہے اور اللہ باقی، تو بندہ یکسو ہو کر اللہ کی بندگی یعنی نماز کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

حکمتِ اذان واقامت مع ترتیب کلمات:

(۱)...معاش میں مشغول اور مصروف لوگوں کو نماز پر متنبہ کرنا۔

(۲)...غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو آگاہ کرنا۔

(۳)...اذان سن کر مسلمان اپنے ایمان کو تازہ اور کامل کر لے۔

(۴)...اعمال کی مقبولیت کے لئے ایمان شرط ہے، تو جب اذان کے ذریعہ ایک مسلمان تجدیدِ ایمان کر لے گا تو نماز کی قبولیت میں کوئی دورائے نہ ہوگی۔

(۵)...جماعت کی نماز ایک ضروری امر ہے، ایک وقت ایک جگہ میں لوگوں کا اجتماع بدونِ اطلاع دشوار ہے اس لئے حکمت الٰہی، مشروعیتِ اذان کی مقتضی ہوئی۔

نوٹ: مسجد میں اذان کے بعد اقامت ایسی ہی ہے، جیسے بادشاہ کے دربار میں منتظرین کے درمیان بادشاہ کی آمد کی اطلاع۔

ترتیب کلمات اذان پرغور کیاجائے تو وہ بھی انوکھی اور دلکش ھے:

☆...جب مؤذن چار بار اللہ اکبر کہتا ہے تو سامعین چوں کہ مؤذن کا منہ حیرت سے تکنے لگتے ہیں۔

☆...گویا سننے والے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ بڑا ہے، تو ہم کیا کریں؟ تو کہتا ہے اشھدان لاالٰہ الا اللہ کہ اس بڑے کی الوہیت کی شہادت دو۔

☆...سامعین زبانِ حال سے یہ کہتے ہیں کہ اے منادی تجھے یہ بات کس نے بتائی؟ تو مؤذن جواب میں کہتا ہے اشھدان محمدارسول اللہ کہ مجھے اس محمدؐ نے بتایا جو اللہ

کے رسول ہے۔

☆... پھر سننے والے سن کر سوال کرتے ہیں کہ آپ ہم سے کیا کہنا چاہتے تو مؤذن کہتا ہے کہ حی علی الصلوۃ... حی علی الصلوۃ کہ نماز کی طرف چلو۔

☆... تو سننے والوں کے خانۂ دماغ میں یہ سوال گھومنے لگتا ہے کہ نماز میں ہمیں کیا ملے گا؟ تو مؤذن کہتا ہے کہ حی علی الفلاح... حی علی الفلاح کہ نماز میں ہی کامیابی ہے، تو سننے والوں کے قدم ایک غرض منداور ضرورت مند قدم بن کر اٹھنے والے ہوتے ہیں کہ مؤذن اللہ اکبر... اللہ اکبر کو دہرا کر نفسیانی علاج کرتا ہے کہ قدم بے غرض ہو کر اٹھا تو نمازی اب اس تأثر کے ساتھ نماز کی طرف چلتا ہے کہ ع

ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

اذان سریلی اور پرکشش آواز میں کیوں؟

عبادت کی طرف بلانے کے لئے دیگر مذہب کے پجاریوں نے بڑی کاوش سے کام لیا، کسی نے تو نقارے کے علاوہ سونے اور چاندی کی گھنٹیاں بجا کر دلفریب بنانے کی سعی کی، دھات کے ٹکڑوں کے ذریعہ فضاؤں میں نغمے برسا کر موسیقیت اور کشش پیدا کی گئی، مگر ان کا یہ اشارہ بے معنی بل کہ سکون میں اضطراب کا باعث ہوا، اس کے برخلاف انسان سے زیادہ خوش آواز کون، جب اس ساز سے اللہ اکبر کی آواز جلال و جمال کو آغوش میں لے کر اٹھتی ہے تو ایک دفعہ کفر کے دل میں دھوم مچ جاتی ہے کلیسہ بھی اذان سے جھوم سا جاتا ہے، کیوں کہ اذان کے کلمات مبہم نہیں بل کہ محبوب حقیقی کا سمجھ میں آنے والا کھلا اور واضح جاں فزا پیغام جو اپنے فروغ حسن کو صنعت وکاریگری کے رنگین جلوؤں کو چھپائے رہتا ہے۔

پیاری عربی جس میں محبت کا پیغام سن کر کون سرمست نہیں ہو جاتا خوش آواز

مؤذن محبوب کا پیغام بر بن کر پکارے کہ آؤ نماز کا وقت ہو گیا فلاں کے دروازے کھل چکے ہیں مؤذن اپنی پکار کے ذریعہ جب فضاء میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کو بلند کرتا ہے تو کون اللہ کا عاشق بندہ، شیطانی مصروفیتوں میں الجھا رہ سکتا ہے۔

صبح کی لطیف ہوا اور بسیط فضاء میں جب اللہ اکبر کی پر جلال آواز بلند ہوتی ہے ، تو شرک کے جگر کو چیرتی چلی جاتی ہے، شرک کے جگر کو لا الہ کے پانی سے دھویا جاتا ہے تاکہ اسلام کا نور آ کر پھر کفر کی تاریکی ختم کر کے اس جگہ اپنا ڈیرہ جمالے، اگر حقیقت کے سانچہ میں ڈھال کر اذان کہی جائے تو آج بھی یہ تاثیر موجود ہے۔ ورنہ تو

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہیں رہی

اذان کی بے حرمتی اور ہنسی کفر کی علامت:

اذان شعائر دین میں سے ہے، لہٰذا اذان کا احترام، اذان کی محبت ہر مومن کا ایمانی تقاضا ہے، اور اذان کو کھیل تماشہ ہنسی مزاق کی چیز سمجھنا کفر کی علامت ہے۔ سورۃ مائدہ آیت نمبر ۵۷، ۵۸ میں ارشاد ربانی ہے کہ **"یایھا الذین آمنو الاتتخذو ادینکم ھزو اولعبامن الذین اوتو الکتب من قبلکم و الکفار اولیاء واتقوااللہ ان کنتم مؤمنین۔ واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوھا ھزو اولعبا ذلک بانھم قوم لایعقلون۔**

ترجمہ : اے ایمان والو! کافروں اور اہل کتاب میں سے جو لوگ تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل قرار دیتے ہیں انہیں اپنا دوست نہ بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اگر تم ایمان رکھتے ہو، اور جس وقت تمہیں نماز کے لئے آواز دی جاتی ہے تو اس کو یہ لوگ ہنسی اور کھیل ٹھہراتے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔

آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ کامفہوم صاف اورواضح ہے۔آیت کے پہلے حصے میں اشارہ ہوتاہے کہ جوغیر مسلم اسلام کامضحکہ بنائے ہوئے ہیں انہیں اپنا رفیق وہمراز دوست و دمساز بنانا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں،(جومسلمان اپنے دل میں اللہ کاڈر رکھتا ہے اس سے ایسا ہونا ممکن نہیں)۔

دوسری آیت میں تمام شعائر دین میں سے صرف اذان کوچن کرفرمایا گیا کہ یہ لوگ اس پر تمسخر کرتے ہیں،معلوم ہوا کہ اذان کی تحقیرعین دین اسلام کی تحقیر ہے۔

اپنا گردو پیش دیکھ کر معلوم ہوگا کہ آج قوم سب سے زیادہ دین اسلام شعائر اسلام عقائدِ اسلام کی تحقیر وتضحیک پر تلی ہوئی ہے،کئی قوموں کے اخبارات اورتصانیف میں اسلام اورشعائر اسلام کے تمسخرواستہزاء کواپنا شعار بنارکھا ہے۔

آیت کریمہ میں اذان کی تحقیراسلام کے دشمنوں کاطریقہ اورشعار بتایا گیا ہے، آج کے دور میں غیروں کانہیں اپنا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں بیگانوں کانہیں اپنوں کا طرزِعمل اس باب میں کیا ہے؟

کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ اذان کی توقیر پر مامور تھے لیکن ہماراطرزِعمل گوا ہی دے رہا کہ ہمارے دلوں اورسینوں میں توقیر کی جگہ تحقیر نے لے لی ہے۔

جمعہ کی اذان ہمارے کانوں سے ٹکراتی ہے،لیکن ہم اپنی عدالتوں،دفتروں اورکارخانوں سے اپنی کرسی چھوڑ کر کب اٹھتے ہیں،مغرب کی اذان ہم سالہاسال سے سن رہے ہیں۔کب ہم نے حی علی الصلوٰۃ کی تعمیل میں اپنا کرکٹ،ٹینس یاوالی بال بند کیا ہے،عشاء کی اذان سنتے سنتے جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہوگئی،لیکن اللہ کی کبریائی اوربڑائی کی پکار سن کر کیا ہم میں کوئی ہل چل مچی؟کسی نے سچ کہا ہے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہرو منزل ہی نہیں

وماتوفیقی الا باللہ

مسائلِ اذان واقامت

کیا اذان کے لیے متعین سمت ہے؟

مسئلہ(۱) :اذان کے لیے کوئی جگہ متعین نہیں ہے، منار پر ہو یا مسجد کی دیوار پر سب جگہ درست ہے خواہ داہنے مینار پر ہو یا بائیں مینار پر، بس اتنا خیال رہے کہ قبلہ رخ اور بلند جگہ ہو، تاکہ دور تک آواز پہنچ سکے۔ (درمختار، فتاوی محمودیہ :ج۵/ص۳۸۶ ۔۳۸۷)

مسجد میں اذان دینا :

مسئلہ(۲):خطبۂ جمعہ کی اذان کے سوا باقی پنجگانہ نمازوں کے لیے کسی بلند جگہ پر اذان کہنا افضل ہے، اور مسجدوں سے باہر کہنا بہتر ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جماعت کے قائم ہونے کا علم ہوجائے۔(احسن الفتاوی:ج۲/ص۲۹۴۔فتاوی محمودیہ :ج۱، ص۲۴۰)

برآمدۂ مسجد میں اذان :

مسئلہ(۳) :اذان کا مقصود غائبین کو خبر و اطلاع دینا ہے، اگر برآمدۂ مسجد میں اذان کہنے سے یہ مقصد حاصل ہو جائے تو وہاں بھی اذان درست ہے۔

(درمختار، فتاوی محمودیہ: ج۵،ص ۳۹۰،۳۹۱)

غیر مسلموں کی بستی میں اذان :

مسئلہ(۴):اگر کسی جگہ اہل ہنود کا غلبہ و دبدبہ ہے اور اذان دینے سے نزاع کا ظن غالب ہے کہ نتیجتاً مقابلہ میں نقصان اور مغلوبیت کا سامنا کرنا پڑے گا تو زیادہ بلند آواز سے نہ کہے بل کہ معمولی طریقے سے کہہ دے کیوں کہ اذان سنت ہے، نماز بغیر اذان بھی ہو جاتی ہے۔(ردالمختار، فتاوی محمودیہ: ج۵،ص ۳۹۴،۳۹۵،۳۹۷)

ایک مسجد کی اذان دوسری متصل مسجد کے لیے کافی نہیں :

مسئلہ(۵) :اگر دو مسجدیں قریب قریب اور بالکل متصل ہوں، اور ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد تک سنائی دیتی ہو تو دونوں مسجدوں میں علٰیحدہ علٰیحدہ اذان مسنون ہے کیوں کہ دونوں مسجدیں مستقل ہیں، دونوں میں جماعت بھی جداگانہ ہوتی ہے لہٰذا اذان کہی جائے گی۔(عالمگیری، فتاوی محمودیہ: ج۵،ص ۳۹۹،۴۰۰)

لاؤڈ اسپیکر پر اذان کا حکمِ شرعی :

مسئلہ(۶) :اذان کی مشروعیت کا مقصد نماز کے لیے لوگوں کو جمع کرنا ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نماز کی اطلاع دی جائے، چوں کہ موجودہ آلہ (لاؤڈ اسپیکر) سے یہ مقصد بطریق احسن حاصل ہو سکتا ہے، اس لے لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے۔

(فتاوی حقانیہ: ج۳،ص ۶۲ / خیر الفتاوی: ج۲،ص ۲۰۲ / کفایت المنتہی: ج۳،ص ۵۲ / ہدایہ مراقی الفلاح)

ایک جگہ اذان دوسری جگہ جماعت :

مسئلہ(۷) : جمعہ کی اذان اگر لاؤڈ اسپیکر سے مدرسہ میں دی جائے، اور نماز جامع مسجد میں ہو، اور پھر جامع مسجد میں بھی جمعہ کی اذان بغیر لاؤڈ اسپیکر کے ہو کسی منارہ وغیرہ پر ہو تو بھی درست ہے۔ (درمختار، محمودیہ :ج۵،ص ۴۰۲)

ضعیف وکمزورآوازوالے شخص کا اذان دینا:

مسئلہ(۸) :اپنی ضعیف آواز کے باوجود کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اذان دینے سے روکے، اور خود اذان دے کہ جس کی آواز اہلِ محلہ تک نہیں پہونچتی ہے تو اس کو اذان سے منع کرنے کے بجائے کوئی دوسرا شخص اس کی اذان کے بعد دوسری اذان کردیا کرے، تا کہ آواز باہر تک پہونچ جائے اور ضعیف کا شوق بھی پورا ہو جائے۔

(مرقاۃ، فتاوی محمودیہ :ج۵،ص ۴۰۲، ۴۰۳)

مؤذن پر ظلم وزیادتی سے بچیں :

مسئلہ(۹) :اگر کوئی مؤذن کسی وقت کی اذان وقتِ مقررہ گزر جانے اور وقتِ نماز قریب آجانے کی وجہ سے بلاوضو اذان دے دے تو منتظمین حضرات سخت کلام وسخت گفتگو نہ کریں، کیوں کہ یہ مؤذن کے ساتھ ظلم وزیادتی ہے، جس سے اشد اجتناب ضروری ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج۵/ص ۴۰۷)

اذان پر اجرت لینے کا شرعی حکم :

مسئلہ(۱۰) :مؤذن اذان کی اجرت لے سکتا ہے، مگر یہ خیال رہے کہ نیت تحصیل زر (یعنی پیسہ کمانے کی) نہ ہو، اگر مؤذن کی نیت تو عبادت کی ہے مگر اہل وعیال کے نان ونفقہ اور گزارے کے لئے اجرت قبول کر رہا ہے تو بھی اس کو ثواب ملے گا۔

(شامی، احسن الفتاوی :ج ۲،ص ۲۸۲۔خیر :ج ۲،ص ۲۲۲)

کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی حکمت رفعِ صوت ومبالغہ فی الاِ علام ہے :

مسئلہ(۱۱) :اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا سنت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اذان کی آواز میں تیزی اور بلندی پیدا ہوتی ہے(موجودہ دور میں لاؤڈ اسپیکر اختیار کرنے ک وجہ سے ہر علامت وسبب مفقود ہے مگر پھر بھی تواتر کی بناء پر آج بھی یہی عمل سنت ہے۔

(فتاوی حقانیہ :ج ۳ص ۵۹ /خیر الفتاوی:ج ۲ص ۲۲ /احسن الفتاوی:ج ۲ص ۲۸۴: /فتاوی حبیبیہ :ج ۱ ص ۱۰۲)

کلماتِ اذان میں تقدیم وتاخیر :

مسئلہ(۱۲) :اگر مؤذن سے کلمات اذان میں تقدیم وتاخیر ہوجائے مثلاًحي علی الفلاح، حي علی الصلاۃ سے پہلے کہہ دے تو ازسرنو اذان دینا ضروری نہیں ہے بل کہ جہاں سے تقدیم وتاخیر ہوئی ہو وہی سے کلماتِ اذان کا اعادہ کرلے۔

(احسن الفتاوی:ج ۲،ص ۲۸۵۔ردالمحتار)

ڈاڑھی منڈایا انگریزی بال رکھنے والے کی اذان کا حکم :

مسئلہ(۱۳) :اگر ڈاڑھی منڈانے یا کترانے والا، اور انگریزی بال رکھنے والا یا فاسق معلن ہے،تو اس کی اذان واقامت دیندار آدمی کی موجودگی میں مکروہ تحریمی ہے، اگر وہ اذان دے دے تو اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں۔

(احسن الفتاوی :ج ۲ص ۲۸۷ /فتاوی رحیمیہ:ج ۲ص ۹۴ :)

نابالغ کی اذان کا حکم :

مسئلہ(۱۴):اگر بچہ اتنی کم عمر کا ہے کہ جس میں شعور پیدا نہ ہوا ہو اور وہ اذان کا مقصد

بھی نہ سمجھتا ہو اور اذان دے دے تو ایسی صورت میں اذان واجب الاعادہ ہے، اور جو لڑکا ابھی نابالغ ہے مگر باشعور ہے تو اس کی اذان بلا کراہت درست ہے (بالغ شخص کا اذان دینا بہتر ہے)۔

(کتاب الفتاویٰ: ج ۲،ص ۱۳۵ / کفایۃ المنتہی: ج ۳،ص ۴۶ / فتاوی محمودیہ : ج ۵،ص ۴۵۰ / فتاوی دارالعلوم : ج ۲،ص ۴ / احسن الفتاوی : ج ۲،ص ۲۸۹ / فتاوی محمودیہ: ج ۱،ص ۶۳۵ / فتاوی حقانیہ : ج ۳،ص ۵۵)

قبل از وقت اذان کہہ دے تو اعادہ لازم ہے :

مسئلہ (۱۵): مقصدِ اذان، نماز کا وقت شروع ہو جانے کی اطلاع دینا ہے، اگر قبل از وقت اذان کہہ دی جائے تو یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے، اور لوگ غلط فہمی میں مبتلاء ہوں گے، اسی لیے اذان کا وقت داخل ہونے کے بعد اعادہ کرنا ضروری ہے۔

(احسن الفتاوی : ج ۲، ۲۹۰۔ فتاوی حقانیہ: ج ۳،ص ۵۱)

موسیقی کی طرز پر اذان دینا :

مسئلہ (۱۶) : اذان موسیقی، ترنم کے ساتھ دینا جس سے اصلی حروف میں کھینچ تان حرکات و مد میں زیادتی (کمی بیشی) ہو جائے تو ممنوع و خلافِ سنت ہے، ایسی اذان کا جواب دینا بھی لازم نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ : ج ۵،ص ۴۱۵:)

نشہ باز مؤذن کا حکمِ شرعی :

مسئلہ (۱۷): اگر کوئی مؤذن نشے کا عادی ہے تو ایسے آدمی کو مؤذن مقرر کرنا مکروہِ تحریمی ہے، جب تک وہ نشہ سے سچی پکی توبہ نہ کر لے نیز اگر ایسا آدمی نشے کی حالت میں اذان دے دے تو دہرانا واجب ہے۔

(کتاب الفتاوی: ج ۲،ص ۱۴۴۔ فتاوی حقانیہ : ج ۳،ص ۵۲۔ فتاوی محمودیہ: ج ۵،ص ۴۴۲)

متعدد جگہ اذانیں ہوں تو کس کا جواب دے؟

مسئلہ(۱۸) :اگر کئی مسجدوں کی اذانیں سنائی دیں تو بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے، اور اگر اس میں تکلف ہو تو پہلی اذان کے جواب دینے کا زیادہ حق ہے، لہٰذا اس کا جواب دے خواہ محلے کی مسجد میں ہو یا دوسری جگہ ہو۔

(رد المختار۔احسن الفتاوی: ج ۲،ص ۲۹۲۔ کتاب الفتاویٰ :ج ۲،ص ۱۴۰۔ فتاویٰ رحیمیہ :ج ۴، ص ۶۹)

بلا وضو اذان دینا کیسا ہے؟

مسئلہ(۱۹) اذان کے لیے بذاتِ خود طہارت شرط نہیں ہے، اس لیے بلا وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی واجب الاعادہ ہے تاہم بہتر اور افضل یہ ہے باوضو اذان دی جائے، بلا وضو اذان دینے کو عادت بنالینا اس حدیث (لایؤذن إلامتوضئ) کے خلاف ہے، اس لیے اس سے احتراز لازم ہے۔

(فتاوی محمودیہ :ج ۵،ص ۴۳۶۔ فتاوی حقانیہ ۲ :،ص ۵۵۔ کتاب الفتاوی :ج ۲،ص ۱۲۸۔ محمود : ج ۱،ص ۷۳ فتاوی ار العلوم :ج ۲،ص ۹۱۔ حبیبیہ :ج ۱ص ۱۰۳)

بیک وقت مختلف اذانیں ہو تو کس کا جواب دیں؟

مسئلہ(۲۰):اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں مختلف سمتوں سے اذان سنے بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے، اگر اس میں تکلف ہو تو پہلی اذان کا زیادہ حق ہے، اس کا جواب دے، خواہ محلہ کی مسجد میں ہو یا دوسری جگہ۔

(احسن الفتاویٰ :ج ۲،ص ۲۹۲۔ فتاویٰ رحیمیہ :ج ۴،ص ۹۸۔ کتاب الفتاویٰ :ج ۲،ص ۱۴۰۔ کفایہ لکھنوی ۵ :۱۷)

اذان سن کر کتوں کا رونا اور آواز کرنا :

مسئلہ(۲۱) مؤذن جب اذان دیتا ہےتواس کی اذان سن کر کتے بھوکتے لگتے ہیں ،اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان سن کر جب شیطان بھاگتا ہے،تو بعض دفعہ جانوروں کو بھی وہ نظر آتا ہے، اس سے گھبرا کر وہ روتے اور آواز کرتے ہیں، اگر کسی کو گمان ہو کہ اس کے مارنے سے کتے بھوکنے سے رک جائیں گےتو یہ جائز ہے۔

(لکھنوی ۱۷۵ :۔محمودیہ :ج۵،ص ۴۴۲)

درمیانِ اذان لائٹ چلی جائے تو کیا کریں؟

مسئلہ(۲۲): کبھی کبھی درمیانِ اذان لائٹ غائب ہوجاتی ہے اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز بند ہوجاتی ہے ایسی صورت میں کمرے سے باہر آ کر پوری اذان مستقل کہی جائے تا کہ سب لوگ اس کو پورے طور پر سن لیں اور کوئی اشتباہ نہ رہے،لیکن اگر اس اذان کی خبر سب کو ہوگئی تو یہ بھی کافی ہے دوسری اذان کی ضرورت نہیں۔

(البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الاذان: ج۱۔عالمگیری :ج۱،ص ۵۵۔فتاوی محمودیہ: ج۵،ص ۴۴۸، ۴۴۹)

غلیظ اور غلط خواں مؤذن کا حکم :

مسئلہ(۲۳) :اگر کوئی مؤذن پاکی وغیرہ کی تمیز نہ کرتا ہو،اس کے الفاظِ اذان بھی بالکل غلط ہو، یعنی ایک حرف کے بجائے دوسرا حرف ادا کرتا ہے مثلاعلی الصلاۃ اور حي علی الفلاح کے بجائے ھی علی الصلوۃ اور ھی علی الفلاح کہتا ہے، تو ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا جائز نہیں۔ (دارالعلوم: ج۲،ص ۸۳۔محمود : ج۱،ص ۶۱۵)

اذانِ خطبۂ جمعہ کا جواب دینا :

مسئلہ(۲۴): جمعہ کے دن خطبے سے پہلے خطیب کے سامنے جو اذان دی جاتی

ہے اس کا جواب دینا زبان سے بالاتفاق درست نہیں جیسے کہ درمختار میں ہے ''وینبغی ان لا یجیب بلسانه اتفاقا فی الأذان بین یدی الخطیب''۔

(درمختار : کتاب الصلاۃ، باب الآذان۔ردالمختار : ج ۲،ص ۷۰۔کتاب العلوم : ج ۲،ص ۱۲۴)

سینما بینی اور قوال کا شوقین مؤذن کا حکم :

مسئلہ (۲۵) : اگر کوئی شخص نمازی ہے مگر سینما بینی میں مبتلاء ہے اور قوالی سننے کا بھی شوقین ہے، اور کبھی کبھی اذان بھی کہہ دیتا ہے تو اگر مصلیوں میں اس سے افضل اور پرہیز گار شخص اذان واقامت کہنے والا موجود ہے تو وہ اذان واقامت نہ کہے، اور اگر اس سے افضل کوئی موجود نہیں تو اس کی اذان واقامت جائز ہے۔(رحیمیہ : ج ۴، ص ۱۱۰)

بیت الخلاء میں اذان کا جواب دے گا یا نہیں :

مسئلہ (۲۶) : اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں ہو اور اسی حالت میں اذان کی آواز آنے لگے تو قضائے حاجت کی حالت میں اللہ کا نام لینا مکروہ ہے، اس لیے بیت الخلاء میں زبان سے اذان کا جواب نہ دے، دل ہی دل میں جواب دینے کی گنجائش ہے۔

(کتاب الفتاوی : ج ۲،ص ۱۳۴)

بطور الارم گھڑی میں اذان فٹ کرنا :

مسئلہ (۲۷) الارام کے طور پر اگر گھڑی کے الارام میں اذان بھری گئی تو کوئی حرج نہیں البتہ دو باتوں کا اہتمام ضروری ہے، ایک تو لہو ولعب کے مقام پر ایسا الارم لگانا مناسب نہیں خلافِ ادب ہے، دوسرے وقتِ نماز شروع ہونے سے کچھ پہلے، الارم لگایا اور اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے نماز پڑھنے والے یا روزہ رکھنے والے کو التباس ہو جائے گا تو جائز نہیں کیوں کہ دھوکہ دینا سخت گناہ ہے۔(کتاب الفتاوی :

ج ۲،ص ۱۴۶)

الارام اور بیل وغیرہ کے کلماتِ اذان کا استعمال :

مسئلہ(۲۸) اذان کے کلمات اور اللہ تعالی کا نام نامی قابل احترام ہے اور کسی چیز کو بے محل استعمال کرنا بے احترامی میں شامل ہے، چناں چہ فقہاء نے اس بات کو منع کیا ہے کہ چوکیدار محض لوگوں کو جگانے کے لیے لاالہ الااللہ پڑھے، اس لیے میرے خیال میں (مولانا خالد سیف اللہ) الارام اور بیل وغیرہ کے لیے اذان کے کلمات کا استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں۔ (کتاب الفتاوی :ج ۲، ص ۱۴۶، ۱۴۷۔الہندیہ :ج ۵،ص ۲۱۵)

غلاظت پسند اور تارکِ صوم وصلوۃ مؤذن کا حکم :

مسئلہ(۲۹) جو شخص غلاظت پسند تارک صوم وصلوۃ (بے نمازی) ہو ایسے شخص کو مؤذن بنانا درست نہیں۔

(کفایۃ المغنی :ج ۳،ص ۴۸ / ردالمختار: ج ۲،ص ۶۲، کتاب الصلوۃ، باب الآذان، دارالکتاب العلمیہ بیروت)

ایک ہی مؤذن کا دو جگہ اذان دینا :

مسئلہ(۳۰) :اگر کوئی مؤذن دوسری مسجد میں جا کر اذان دیتا ہے پھر اپنی مسجد میں آکر اذان دیتا ہے تو مؤذن کا ایسا کرنا مکروہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(کفایۃ المفتی: ج ۳،ص ۶۰۔خیر الفتاوی: ج ۲،ص ۲۰۰، مایتعلق بالآذان والاقامت)

معذور شخص بیٹھ کر اذان دے سکتا ہے :

مسئلہ(۳۱):اگر کوئی شخص ٹانگوں سے معذور ہے کھڑا نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر اذان

دے سکتا ہے البتہ غیر معذور کے لیے بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

(ہندیہ :ج ا،ص ۵۴۔خیر الفتاوی :ج ۲،ص ۲۱۴)

شہادتین میں لحن (زیادتی حرکت وغیرہ) کرنا :

مسئلہ(۳۲) :اگر کوئی مؤذن اذان دیتے وقت شہادتین (أشهد ان لا اله الله واشدان محمد رسول الله) میں لحن یعنی زیادتِ حرکت وحروف یا مد آخر یا اول میں کرے تو یہ ناجائز ہے۔(ردالمختا :ج ۲،ص ۵۲،کتب الصلاۃ،باب الآاذان،دارالکتاب العلمیۃ بیروت/خیر الفتاویٰ:ج ۲ /ص ۲۱۸ ما یتعلق بالآذان والاقامۃ)

مؤذن کیسا مقرر کیا جانا چاہئے :

مسئلہ(۳۳) :مؤذن کا تقرر کرتے وقت اس بات کا پورالحاض رکھنا چاہئے کے مؤذن صحیح خواں ہو،اور کسی قسم کا لحن نہ کرتا ہو پھر اگر وہ ایسی غلطی کرے جو معنی بگاڑ دے تو اذان ہی نہیں ہوتی لیکن اگر کسی ایسے مؤذن کا تقرر کرلیا گیا ہو تو اذان ہوجائے گی۔

(عثمانی :ج ا/ص ۳۹۷،فصل فی الآذان)

مواقعِ مشروعیتِ اذان :

مسئلہ(۳۴) :ان مواقع میں اذان سنت ہے :

(۱)فرض نماز۔(۲)بچے کے کان میں وقتِ والادت۔(۳)آگ لگنے کے وقت۔

(۴)جنگ کفار کے وقت۔(۵)مسافر کے پیچھے۔(۶)جب شیاطین ظاہر ہو کر ڈرا ئیں ۔(۷)غم کے وقت۔(۸)غضب کے وقت۔(۹)جب مسافر راہ بھول جائے۔(۱۰)جب کسی کو مِرگی آوے۔(۱۱)جب کسی آدمی یا جانور کی بدخلقی ظاہر ہو۔

(رد المحتار، ج ۲، ص ۵۰، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی المواضع التی یندب لہا الأذان فی غیر الصلاۃ۔ امداد الفتاوی: ج ۱، ص ۱۶۱)

اذان واقامت میں اللہ اکبر کی ''ر'' کو اللہ سے ملانا:

مسئلہ (۳۵): اذان واقامت میں اگر اللہ اکبر کی ''ر'' کو اللہ سے ملا دیا جائے اس طرح کلمات کو ساکن نہ کرتے ہوئے ان کے اعراب کو ظاہر کیا جائے تو درست نہیں، کیوں کہ اذان واقامت کے کلمات میں سکون ووقف مطلوب ہے، حرکت کا اظہار نہیں چاہئے۔ (امداد الاحکام: ج ۲، ص ۵۴۔ محمود: ج ۱، ص ۶۰۷)

تحسینِ صوت کے لیے تطویلِ نفس (سانس کھینچنا):

مسئلہ (۳۶): آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہراً قرأت فرماتے تو تحسینِ صوت کے لیے بشکلِ تطویلِ نفس (سانس کھینچنا) مد فرماتے خواہ لغوی ہی ہو تو اذان صلاۃ میں ''مدیٰ صوتہ'' وغیرہ روایات کے مطابق مؤذن کا اپنی پوری طاقت وقوت کے ساتھ جہر کرنا شرعاً مطلوب ہے اس لیے اس جہر میں تحسینِ صوت کے لیے حدود شرع میں رہتے ہوئے مد کرنا شرعاً مطلوب ہوگا۔ (نظامیہ اوندوریہ: ج ۱، ص ۱۰۳)

بلند آواز سے اذان کہنا:

مسئلہ (۳۷) اذان کے کسی کلمے میں کسی حرکت یا حرف کی زیادتی وکمی کے بغیر اور آواز بگاڑنے کے بغیر مدای صوتہ وغیرہ دلائل کے پیشِ نظر اپنی بلند آواز سے اس طرح اذان دی جائے کہ اس میں گانے کی آواز بجانے کا شامینہ نہ آوے۔ (نظامیہ اوندوریہ: ج ۱، ص ۱۰۳)

تحسینِ صوت قواعدِ تجوید کے خلاف نہیں ہونا چاہئے:

مسئلہ (۳۸): اگر مؤذن تحسین ِصوت کے لیے تطویل ِنفس (سانس

کھینچنا) کرے اور مدلغوی کی صورت پیدا ہوجائے تو اس میں مذائقہ نہیں بشرطیکہ اہل تجوید اور مجودین کے اصول کے خلاف مد اصطلاحی نہ ہوجائے۔(نظامیہ :ج ا،ص ۱۰۳)

اذان میں فعل تقطیع حرام ہے :

مسئلہ(۳۹): بعض مؤذن میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ لفظ "أَشْهَدُ" کو "أَشد" لحنِ جلی کے ساتھ پڑھتے ہیں جو ناجائز اور حرام ہے، اسی طرح "لا اله" میں لا کو اتنا کھینچ دیتے ہیں جو اله سے کٹ کر الگ ہوجاتا ہے، یہ فعلِ تقطیع ہے جو حرام اور ناجائز ہے۔

(نظامیہ اوندرویہ :ج ا،ص ۱۰۳)

نوٹ :لا اله میں لام کے اندر مد طویل اصلی ہے، مگر اس کو اہل تجوید کے مد اصلی سے زائد نہ ہونا چاہئے، ورنہ تقطیع مذکور ہوکر ممنوع و حرام ہوجائے گا۔

کلماتِ اذان کے درمیان کس قدر توقف کریں :

مسئلہ(۴۰): مؤذن اذان کے دونوں کلمات کے درمیان کس قدر توقف کریں اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ سے توقف بین الکلمتین کی مقدار تین آیات قلیل یا ایک آیت طویل ثابت ہے اور صاحبین کے نزدیک توقف مقدار جلسہ بین الخطبتین ثابت ہے (اور صاحبین کا قول راجح ہے)۔(حبیبیہ :ج ا،ص ۱۰۴، ۱۰۵/ عالمگیری:ج ا،ص ۱۴۷)

اذان و اقامت میں جزم (کاٹنا) :

مسئلہ(۴۰):اذان و اقامت میں جزم (کاٹنا) مسنون ہے، پس حي علی الصلاۃ اور حي علی الفلاح کی تا اور حا کو حرکت نہ دینا چاہئے بل کہ ہر کلمۂ اذان پر وقف اور اقامت میں نیت وقف کرنا چاہئے۔(مراقی الفلاح :ج،ص ۷۲۔ امداد الاحکام :ج ۲، ص ۳۱)

کتنی صورتوں میں اذان واجب الاعادہ ہے :

مسئلہ (۴۲) جب پانچ چیزیں اذان واقامت میں پائی جائیں تو از سرِ نو اذان دینا واجب ہوگا :

(۱) جب مؤذن پر غشی طاری ہو جائے۔ (۲) یا مر جائے۔ (۳) یا اس کو کوئی حدث لاحق ہو گیا پس وہ گیا اور اس نے وضو کیا۔ (۴) یا اذان کے اندر اس وحصر لاحق ہو گیا (یعنی اذان دینے سے عاجز ہو گیا) اور کوئی تلقین کرنے والا نہ ہو۔ (۵) یا گونگا ہو گیا۔

(لکھنوی ۱۷۰ :۔ خلاصۃ الفتاوی)

کلمات اذان واقامت کی ادائیگی کا صحیح طریقہ اور اغلاط کی نشان دہی

کلمات اذان مع ترجمہ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑے ہیں
ادائیگی کا صحیح طریقہ	اللہ اور اکبر ہمزہ میں قوت اور سختی کے ساتھ۔ لام اللہ کو ابتدا ہی سے خوب پُر پڑھا جائے ۔ لام کے الف میں مدطبعی کی وجہ سے صرف ایک الف کا قصر ہو، ہاء کا پیش خوب معروف اور باریک ہو، واؤ مدہ کی بو دے کر ادا کیا جائے، را کو ساکن ادا کرتے ہوئے پُر پڑھا جائے۔
اغلاط متوقعہ	(۱) اللہ کو آللہ بالمد پڑھنا۔ (۲) اللہ کے لام میں ایک الف سے زیادہ کھینچنا (۳) اللہ کے کاف میں قلقلہ کرنا۔ (۴) باء کے زبر کو کھینچنا۔ (۵) اکبر کو آکبر بالمد پڑھنا۔ (۶) اکبر کو اکبار پڑھنا۔ (۷) اکبر کی راء پر ضمہ پڑھنا۔ (۸) اکبر کی راء کو پُر نہ پڑھنا۔

کلمات اذان مع ترجمہ	اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ--اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
ادائیگی کا صحیح طریقہ	ش میں آواز منہ کے اندر خوب پھیلے، لا میں چار الف سے زائد مدنہ کیا جائے، اللّٰہ میں مدفرعی ہے اس میں پانچ الف تک مد کیا جائے، البتہ زیادہ کی گنجائش ہے۔
اغلاط متوقعہ	(۱) اَشْھَدُ کو اُشْھَدُ پڑھنا (۲) دال کو مجہول پڑھنا (۳) ان کے ن کو ل میں نہ ملانا (۴) لا کے الف کو چار الف سے زیادہ کھینچنا (۵) اِللہ کے الف کو ایک الف سے زائد کھینچنا۔
کلمات اذان مع ترجمہ	اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ--اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
ادائیگی کا صحیح طریقہ	ان اورمحمَّد کی میم میں ایک الف کے بقدر غنہ کرنا۔رسول کی راء کو پر پڑھنا،اشھدان میں دونوں ہمزوں کوخوب محقق ادا کرنا۔
اغلاط متوقعہ	(۱) محمدًا کی تنوین کورسول کی راء سے نہ ملانا۔(۲) ان کے ہمزہ کا واؤ سے بدل جانا۔ (۳) رسول کے واؤ کوایک الف سے زائد کھینچنا۔
کلمات اذان مع ترجمہ	حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ--حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ آؤ نماز کی طرف--آؤ نماز کی طرف
ادائیگی کا صحیح طریقہ	حَیَّ کی تشدید کی مکمل ادائیگی کے بعد یا کا زبر جلدی سے ادا کیا جائے اس پر آواز رکنے نہ پاوے، نیز یاء میں ہرگز غنہ نہ ہونے پائے۔صاد کو خوب پُر ادا کیا جائے، الصلاۃ میں مدعارض کی مقدار کا خیال رکھا جائے۔

اغلاط متوقعہ	(۱) حَیَّ کو مخفف پڑھنا۔ (۲) علی الصلاۃ کو حی للصلاۃ پڑھنا۔ (۳) حی الاالصلاۃ پڑھنا۔ (۴) الصلاۃ میں پانچ الف سے زائد مد کرنا۔ (۵) الصلاۃ کے ہاء کو حذف کردینا۔
کلمات اذان مع ترجمہ	حَیَّ عَلَی الْفَلاح--حَیَّ عَلَی الْفَلاح آؤ کامیابی کی طرف--آؤ کامیابی کی طرف
ادائیگی کا صحیح طریقہ	حَیَّ کی تشدید کی مکمل ادائیگی کے بعد یا کا زبر جلدی سے ادا کیا جائے اس پر آواز رکنے نہ پاوے، نیز یاء میں ہرگز غنہ نہ ہونے پائے۔ صاد کو خوب پُر ادا کیا جائے، الفلاح میں مد عارض کی مقدار کا خیال رکھا جائے۔
اغلاط متوقعہ	(۱) حَیَّ کو مخفف پڑھنا۔ (۲) علی الفلاح کو حی للفلاح پڑھنا۔ (۳) حی الا الفلاح پڑھنا (۴) الفلاح میں پانچ الف سے زائد مد کرنا۔ (۵) الفلاح کے حاء کو حذف کردینا۔
کلمات اذان مع ترجمہ	اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوم--اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوم نماز نیند سے بہتر ہے--نماز نیند سے بہتر ہے
ادائیگی کا صحیح طریقہ	الصلاۃ کے الف میں صرف مد طبعی کیا جائے۔ النوم میں مد لین عارض کی وجہ سے قصر بہتر ہے تاہم طول کی گنجائش ہے۔
اغلاط متوقعہ	(۱) الصلاۃ کے الف کو ایک الف سے زائد کھینچنا۔ (۲) الصلاۃ میں ۃ کو مجہول پڑھنا ۔ (۳) الصلاۃ کی ۃ کو کھینچنا۔ (۴،۵) خیز کی یاء کو مجہول یا باریک پڑھنا۔ (۶) النوم کے واؤ کو مجہول پڑھنا۔ (۷) النوم کے واؤ میں پانچ الف سے زائد مد کرنا۔
کلمات اذان مع ترجمہ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ--اَللّٰہُ اَکْبَرُ---اللہ سب سے بڑے ہیں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ--اللہ کے سوا کوئی عبادت کئے جانے کے لائق نہیں

ادائیگی کا صحیح طریقہ	ہدایت مذکورہ بالا پر عمل کیا جائے۔
اغلاط متوقعہ	مذکورہ بالا اغلاط سے بچا جائے۔

عام ہدایت: (۱) مدود میں ترقیص صوت یعنی آواز کو نچانے سے احتراز کیا جائے۔

(۲) دو کلموں کے درمیان ترسیل کی جائے یعنی بقدر جواب ٹھہرا جائے۔

اغلاط اقامت

(۱) اکبرْ کو اکبرُ بالضم پڑھنا۔

(۲) الا اللہ کو الا اللہُ بالضم پڑھنا۔

(۳) رسول اللہ میں اللہ کے ہاء کو زیر کے ساتھ پڑھنا۔

(۴) حی علی الصلاۃ کو حی للصلاۃ پڑھنا۔

(۵) الصلاۃ کی ۃ کو زیر کے ساتھ پڑھنا۔

(۶) حی الا الصلاۃ پڑھنا۔

(۷) حی علی الفلاح کو حی للفلاح پڑھنا۔

(۸) الفلاح کی ح کو زیر کے ساتھ پڑھنا۔

(۹) حی علی الفلاح کو حی الا الفلاح پڑھنا۔

(۱۰) قدقامت الصلاۃ کی ۃ کو پیش کے ساتھ پڑھنا۔

(۱۱) ہر کلمہ پر ٹھہرنا۔

نوٹ: کلمات اقامت کو وصل کرتے ہوئے، آخری حرف پر کوئی اعراب ظاہر نہ کیا جائے، بل کہ ہر کلمہ ساکن ہی رہے گا۔